السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ڈجکورٹ سے علی محمد (خریداری نمبر 2003) لکھتے ہیں کہ جب دوران جماعت پہلی صف مکمل ہو چکی ہو تو بعد میں آنے والا کسی دوسرے نمازی کا انتظار کرے یا صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو جائے یا اگلی صف سے آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملائے اور نماز شروع کر دے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

دوران نماز اگر کوئی جماعتی آتا ہے تو اس کے لئے جماعت میں شمولیت کی تین صورتیں ممکن ہیں:

الف) وہ انتظار کرتا رہے کہ دوسرا آدمی آجائے اور اس کے ساتھ صف بنا کر نماز میں شامل ہو جائے لیکن ایسا کرنا شرعاً ناجائز ہے کیوں کہ حدیث میں ہے (

جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے تو امام کو جس حالت میں پائے اسی حالت میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ (جامع ترمذی: الجمعة 591"

نیز حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، دوران سفر نماز کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی الگ تھلگ کھڑا ہے جس نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے باز پرس کرتے ہوئے فرمایا: "تو نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں ادا کی؟" اس نے عرض کیا کہ میں جنابت کی حالت میں تھا لیکن غسل کے لئے پانی نہ مل سکا۔ اس لئے نماز میں شمولیت نہیں کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تجھے تیمم کرکے نماز میں شامل ہو جانا چاہیے تھا۔" (صحیح البخاری؛ التیمم 344"

اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے لئے آنے والے کی نماز میں شمولیت ضروری ہے، البتہ اگر کوئی شرعی عذر ہو تو الگ بات ہے، صورت مسئولہ میں کوئی شرعی عذر ایسا نہیں جس کے پیش نظر اسے کسی دوسرے شخص کا انتظار کرنے کے لئے یونہی مسجد میں ٹہلنے اور پھرنے کی اجازت دی جائے۔

ب) دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اکیلا کھڑا ہو جائے جیسا کہ آج کل "جدید تحقیق" کی آڑ میں اس کی تلقین کی جاتی ہے، اس کے متعلق احادیث میں ممانعت ہے (

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔" (ابوداؤد الصلوة 682"

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔" (ابن ماجہ: اقامة الصلوة 1003"

امیر صنعانی حدیث ابوداود کے پیش نظر لکھتے ہیں کہ "جس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی اس کی نماز باطل ہے۔" (سبل السلام: 2/593

ج) تیسری صورت یہ ہے کہ اگلی صف سے کوئی نمازی کھینچ کر اپنے ساتھ ملا یا جائے، اس طرح صف بندی کر کے نماز میں شامل ہو جائے۔ ہمارے نزدیک یہ صورت کتاب وسنت کے زیادہ قریب ہے کیوں کہ سنت میں اس کی نظیر ملتی ہے، وہ یہ ہے کہ جب امام اور ایک مقتدی ایک ساتھ نماز پڑھ رہے ہوں اسی حالت میں ایک تیسرا آدمی آجائے تو اس کی شمولیت دو طرح سے ممکن ہے۔

امام کو آگے کر دیا جائے اور خود مقتدی کے ساتھ صف بندی کر کے نماز شروع کر دے۔

اگر آگے دیوار ہے تو مقتدی کو پیچھے کھینچ کر اپنے ساتھ ملائے اور نماز ادا کرے۔

اس پر قطع صف کے الزام اس لئے درست نہیں ہے کہ صف بندی کے لئے اس نے ایسا کیا ہے اور اس کے پیچھے آنے سے جو خلا پیدا ہوا ہے، اسے دائیں یا بائیں جانب سے پر کر لیا جائے جیسا کہ دوران نماز اگر کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس کی زد میں آتا ہے۔

واضح رہے کہ عورت کے اکیلے نماز پڑھنے کو امام کے پیچھے اکیلے کھڑے رہنے کے لئے نظیر نہیں قرار دیا جاسکتا، کیوں کہ

عورت کو دوران جماعت اکیلی نماز پڑھنے کی اجازت ہے، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق ایک عنوان بایں الفاظ قائم کرتے ہیں: ''عورت کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اکیلی صف بنا لے'' پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث کو بطور دلیل پیش کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر نماز باجماعت کا اہتمام فرمایا: میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اکیلی ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔ اسی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کرائی۔ (صحیح بخاری: الاذان 727)

(اس سلسلہ میں ایک حدیث بھی ہے جسے امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے جو ضعیف ہے، اس لئے ہم نے اسے بطور دلیل پیش نہیں کیا۔ اسے بطور تائید پیش کیا جا سکتا ہے۔ (الاحادیث الضعیفہ: 922

چونکہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے اس لئے ہم نے اس صورت کو اختیار کیا ہے جو کتاب وسنت سے زیادہ قریب ہے، دوسری دونوں صورتوں میں شرعی قباحتیں ہیں جن کی تفصیل ہم نے بیان کر دی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:99